سوال

(54) صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الحمد للہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو اس تحریر سے مطلع ہو۔ اللہ تعالی مجھے اور سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ بوجھ اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد:

اس نصیحت کے ذریعے ان بعض منکر امور کے سلسلہ میں تنبیہ کرنا مقصود ہے جن میں بہت سے لوگ ازراہ جہالت مبتلا ہو چکے ہیں اور خواہشات نفس کا پجاری بنانے کے لئے شیطان ان کے افکار اور عقلوں سے کھیل رہا ہے۔

ان امور میں سے ایک یہ بھی ہے۔۔۔ جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر پہنچی ہے۔۔۔ کہ بعض لوگ دوسروں کو اپنی عبادت کی دعوت دیتے ہیں اور کئی ایسے امور کے مدعی ہیں جن سے عوام اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انہیں بھی اس کائنات میں تصرف حاصل ہے لہذا انہیں نفع ونقصان کے لئے پکارا جا سکتا ہے۔ حالانکہ جو شخص اپنی عبادت کی لوگوں کو دعوت دے وہ فرعون اور اس جیسے دیگر بڑے بڑے مجرموں اور کافروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ عبادت کی مستحق صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی ہے ،اپنے کمال قدرت وعلم اور مخلوق سے بے نیازی کے باعث صرف اسی کو عبادت کا استحقاق حاصل ہے اور اس کے سوا کوئی اور مستحق عبادت نہیں ،چنانچہ اسی مقصد کی خاطر انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور کتابوں کو نازل کیا گیا اور اسی کی خاطر جہاد کا بازار گرم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں''

نیز فرمایا:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ 5 وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ (الاحقاف ۴۶/۵-۶)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے، جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو، ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔''

مزید فرمایا: وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (المومنون ۲۳/۱۱۷)

''اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ یقیناً کافر لوگ نجات سے محروم ہوں گے۔''

اور فرمایا:

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ (یونس ۱۰/۱۰۶)

''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکے، اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔''

اور فرمایا: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء ۴/۴۸)

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے، اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔''

اور فرمایا: إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمان ۳۱/۱۳)

''شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔''

اور فرمایا:

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (المائدہ ۵/۷۲)

''مسیح نے یہود سے یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ یقین مانو جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے، اللہ تعالی نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

ارشاد گرامی ہے:

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبہ ۹/۳۱)

''انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان

لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔''

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء۱۷/۲۳)

''اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

پس ان اوران جیسی دیگر آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت یا اللہ تعالی کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ مثلا انبیاء، اولیاء اصنام، اشجار اور احجار کی عبادت، اللہ عزوجل کے ساتھ شرک اور اس کی اس توحید کے منافی ہے جس کی خاطر اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا اور اس کے بیان کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث اور اپنی کتابوں نازل فرمایا اور یہی معنی ہیں ''لا الہ الا اللہ'' کے یعنی اللہ کے سوا کوئی اور معبود حقیقی نہیں ہے۔ یہ کلمہ غیر اللہ کی عبادت کی نفی کرکے، اسے اللہ تعالی کے لئے ثابت کردیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ (الحج۲۲/۶۲)

''یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔''

یہی دین کی اصل اور ملت کی اساس ہے اور اگر یہ اصل واساس صحیح ہوگی تو عبادات صحیح ہوں گی جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر۳۹/۶۵)

''اور (اے محمد!ﷺ) آپ کی طرف اوران (پیغمبروں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہوچکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہوجاوگے۔''

اور فرمایا: وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام۶/۸۸)

''اور اگر وہ (سابقہ انبیاء) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہوجاتے۔''

اس امر عظیم کی خاطر اللہ تعالی نے رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا تاکہ توحید کو بیان کیا جائے، اس کی دعوت دی جائے اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جائے،

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل۱۶/۳۶)

''اور ہم نے ہر امت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔''

نیز فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء۲۱/۲۵)

''اور جو پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کرو۔''

اللہ عزوجل کا ایک اور ارشاد:

الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ١ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (ھود ۱/۱۱-۲)

''یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کردی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔''

مزید فرمایا:

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ابراھیم ۱۴/۵۲)

''یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا'' یہ کہ کسی کو اللہ کا ''ند'' بناؤ حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' ''ند'' کے معنی نظیر وشیل کے ہیں تو جو شخص بھی غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کی عبادت کرے یا اس سے فریاد کرے یا اس کے لئے نذر مانے یا اس کے لئے ذبح کرے یا اس کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت کرے تو اس نے اسے اللہ تعالی کا شریک بنالیا ہے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، فرشتہ ہو یا جن، بت ہو یا کوئی اور چیز! کیونکہ عبادت صرف اللہ تعالی کی ذات گرامی کے لئے خاص ہے، کوئی اور اس کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہے۔''

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا'' اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا'' اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے، وہ اسے عذاب نہ دے۔''

اللہ تعالیٰ نے اسی امر عظیم کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا یعنی یہ کہ اس کی توحید کا اقرار کریں، صرف اسی کو مستحق عبادت سمجھیں اور اس کے شرکاء، نظراء اور انداد کو ترک کر دیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا کوئی رب نہیں، جو شخص لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے یا یہ کہے کہ وہ مستحق عبادت ہے تو وہ کافر ہے۔ واجب ہے کہ اس سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے، اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ مسلمان حاکم کے لئے واجب ہے کہ ایسے شخص کو قتل کردے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے'' جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اسے قتل کردو۔'' (بخاری)

یہ بھی واضح گمراہی اور بہت بڑی جہالت کی بات ہے کہ غیب کی خبریں دینے کے سلسلہ میں کاہنوں، پروہتوں، رمالیوں، نجومیوں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کی تصدیق کی جائے۔ یہ بہت منکر کام اور کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے'' جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے کاہنوں کے پاس جانے اور ان سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ'' جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا ہے۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں لہٰذا تمام مسلمانوں کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ کاہنوں، نجومیوں اور ان تمام شعبدہ بازوں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں، جو غیب کی خبریں دینے کے دعویدار ہیں اور جاہلوں کی عقلوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا امور غیب کو اور کوئی نہیں جانتا صرف وہی ہے جو سینوں کے بھیدوں اور دلوں کی دھڑکنوں کو بھی جانتا ہے، اس کے سوا اور کوئی حتیٰ کہ انبیاء، مرسلین اور فرشتے بھی امور غیب کو نہیں جانتے، وہ صرف اتنا جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ انہیں بتا دے۔ جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل ۲۷/۶۵)

''(اے پیغمبرﷺ!) آپ کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتے! اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ:

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (الانعام ۶/۵۰)

''اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے۔ آپ پوچھئے کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہوسکتے ہیں؟ تو پھر تم غور (کیوں) نہیں کرتے ہو؟''

اور فرمایا:

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الاعراف ۷/۱۸۸)

''اے پیغمبر (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کرلیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔''

ان آیات کریمہ اور ان کے مفہوم کی دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولﷺ بھی غیب نہیں جانتے حالانکہ آپؐ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بہتر اور افضل ہیں جب آپؐ غیب نہیں جانتے تو مخلوق میں سے کوئی اور کس طرح جان سکتا ہے؟ لہذا جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہﷺ یا مخلوق میں سے کوئی اور غیب جانتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان لگاتا، دور کی کوڑی لاتا، زبردست گمراہی میں مبتلا ہوتا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ امور غیب کو جاننا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور علم غیب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے خاص کرلیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (لقمان ۳۱/۳۴)

''صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، بے شک اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان پانچ چیزوں

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (لقمان ۳۱/۳۴) کے سوا نبی کریمﷺ کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، انہیں مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔ جو شخص یہ دعوی کرے کہ وہ ان پانچ چیزوں میں سے کسی کو جانتا ہے تو وہ قرآن کے ساتھ کفر کرتا ہے کیونکہ

اس طرح اس نے قرآن مجید کی مخالفت کی ہے،ہاں البتہ انبیاء کرام علیہم السلام غیب کی ایسی بہت سی باتوں کو ضرور جانتے ہیں جو اللہ تعالی نے انہیں معلوم کرادی ہیں۔ایمان بالغیب،ایمان کا رکن ہے اورسچے مومنوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور علم غیب کا دعوی کرنا اورامور غیب کی خبر دینا ان کاہنوں کی صفت ہے جوہدایت سے محروم ہیں نیزیہ ان دجال،شعبدہ بازاور نجومیوں کا دعوی ہے جوخود بھی صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں اورجاہل مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔اارشادباری تعالی ہے :

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (الانعام۶/۵۹)

''اوراسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں،جن کواس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''غیب کی چابیاں پانچ ہیں''اورپھر آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی :

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ (لقمان۳۴/۳۱)

''صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اوروہی مینہ برساتا ہے۔''

طلباء علم پر واجب ہے کہ اس بات میں لوگ جس زبردست غلطی میں مبتلا ہوچکے ہیں اس پرانہیں تنبیہ کریں کیونکہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان سے بازپرس ہوگی،اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (المائدہ۵/۶۳)

''بھلاان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟بلاشبہ وہ بھی براکرتے ہیں۔''

اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ سیدوں (بنی ہاشم) کے سارے گناہ معاف ہیں خواہ وہ کوئی بھی عمل کریں،یہ حد درجہ جہالت وضلالت کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالی حسب ونسب کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کے اوامر کی اطاعت کون بجالاتا اوراس کے نواہی سے اجتناب کون کرتا ہے؟تقوی کس میں ہے اوراس کی معصیتوں اورنافرمانیوں سے کون دور ہے؟حسب ونسب کسی کو فائدہ نہ پہنچاسکے گا،فرمان باری تعالی یہ ہے :

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات۴۹/۱۳)

''بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والاوہ ہے جوزیادہ پرہیزگار ہے۔''

اوررسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ''اللہ تعالی تمہاری صورتوں اورتمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے''اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے''خبردار!آگاہ رہوکہ جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ صحیح ہوجائے توسارا جسم صحیح ہوجاتا ہے اوراگروہ خراب ہوجائے توسارا جسم ہی خراب ہوجاتا ہے۔آگاہ رہووہ ٹکڑا دل ہے۔''دیکھئے ابوطالب،رسول اللہ ﷺ کا حقیقی چچا تھا مگررسول اللہ ﷺ سے یہ قرابت اورحسب ونسب کی بلندی اس کے کچھ کام نہ آئی۔رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی کہ ابوطالب کلمہ پڑھ لے تاکہ آپؐ دربارالٰہی میں اس کی سفارش کرسکیں لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کے بارے میں ازل میں یہ لکھ دیا تھا کہ وہ اپنے آباواجداد کے دین پرفوت ہوگااوروہ دین،شرک اوربت پرستی ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کوان کے لئے استغفار(بخشش کی دعا) کرنے سے بھی منع فرمادیا :

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (التوبۃ۱۱۳/۹)

''نبی(ﷺ)اورمومنوں کو یہ حق نہیں پہنچتاکہ وہ مشرکوں کے لئے اس بات کے واضح ہوجانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں،بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرک،مومنوں

اور نبی ﷺ) کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔''

اللہ تعالی نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگروہ کسی کوہدایت نہ دینا چاہے تو نبی بھی اسے ہدایت دینے کا اختیار نہیں رکھتا

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ (القصص ۲۸/۵۶)

''اے محمد! (ﷺ) آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

اسی طرح ابولہب بھی نبی ﷺ کا چچا تھا، اس کا بھی کفر پر خاتمہ ہوااس کی مذمت میں اللہ تعالی نے ایک مستقل سورت نازل فرما دی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا، یعنی :

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (المد ۱/۱۱۱)

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہوگیا۔''

حقیقی معیار یہ ہے کہ قولی، عملی اوراعتقادی طور پر قرآن کریم اور سنت مطہرہ کی پیروی کی جائے، باقی رہے حسب ونسب تو یہ کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا، حسب ونسب اسے آگے نہ لے جاسکے گا۔ ''نیز آپ نے فرمایا''اے گروہ قریش! اللہ تعالی سے اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ کے دربار میں تمہارے کچھ کام نہ آوں گا۔ ''اسی طرح آپ نے اپنے چچا عباس، پھوپھی صفیہ اور لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی فرمایا۔ اگر حسب ونسب کی بلندی کسی کے کام آسکتی تو ان لوگوں کے ضرور کام آتی۔

فتاوی مکیہ